نمبر ۱۶ | ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۷ راگست ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق یکم اگست ۱۹۳۳ء کی ڈاکٹری اطلاع جو آج (۳ راگست) پہونچی۔ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔ دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقیم پالم پور بھی بخیر و عافیت ہیں:۔

معلوم ہوا ہے خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب شملہ سے کچھ دنوں کے لئے راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں ان کا پتہ معرفت امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی مری روڈ ہو گا۔

۲ راگست میاں رحمت خاں صاحب بکیہ کی اہلیہ صاحبہ کا چند دن بعارضہ نمونیا بیمار رہنے کے بعد انتقال ہو گیا حضرت مولوی شیر علی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعائے مغفرت کریں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد
اضلاع سیالکوٹ۔ گجرات۔ گوجرانوالہ اور جہلم کے متعلق

مندرجہ بالا اضلاع جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زبان مبارک سے حسب ذیل خطاب سے اعزاز بخش چکے ہیں۔ ان میں لینے والے احمدیوں کو جہاں اس اعزاز پر خدا تعالے کا خاص شکر کرنا چاہیئے۔ وہاں اپنی تبلیغی جد وجہد میں بھی بہت زیادہ سرگرمی دکھانی چاہیئے۔ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ارشاد فرمایا ہے۔ وہ روز بروز زیادہ وضاحت کے ساتھ اپنی شان ظاہر کرتا رہے:۔ (ایڈیٹر)

فرماتے ہیں:۔ "سیالکوٹ۔ گجرات۔ گوجرانوالہ اور جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر اسلامی سرشت کی خاصیت رکھتی ہے۔ اِن اضلاع میں بہت لوگوں نے حق کی طرف رجوع کیا ہے۔ اور کثرت سے مرید ہوئے ہیں۔ ان کی تبلیغ کے خاص ذرائع پیدا کرنے چاہئیں"

(الحکم ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

اِسلامی مُمالک کی خبریں اور اہم کوائف

جمہوریہ ترکی کی دسویں سالگرہ

معاصر المقطم قاہرہ راوی ہے کہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو ترکی جمہوریت کے قیام پر دس برس پورے ہو جائیں گے۔ اس تاریخ کو حکومت مذکور اپنی دہ سالہ تقریب منانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ جبکہ ترک پُرشان و شکوہ مظاہرات کریں گے۔ دُوسرے ممالک کے معزز مہمانوں کی شمولیت کی توقع ہے۔ حکومت سوویٹ کا پریذیڈنٹ اور وزیر خارجہ۔ یونان کا وزیر اعظم۔ اور وزیر خارجہ۔ اور رومانیہ کا وزیر خارجہ اس وقت تک شمولیت کا وعدہ کر چکے ہیں

مصری حزب الوطن کے اجلاس کی ممانعت

معاصر المقطم لکھتا ہے۔ کہ ۱۱ جولائی حزب الوطن کا ایک اجلاس منعقد ہونے والا تھا لیکن حکومت مصریہ نے اسکی ممانعت کردی۔ اہل حزب نے جمع ہو کر اس ممانعت کے خلاف احتجاج کی قرارداد منظور کی۔

مصر میں عیسائی مبلغین کے خلاف جدوجہد

معاصر المقطم کا بیان ہے۔ کہ مصر میں عیسائی مبلغین ناجائز ذرائع سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ کے لئے مسلمانوں نے ایک انجمن بنام "جماعت الدفاع عن الاسلام" قائم کی ہے۔ اس انجمن کی طرف سے جلالۃ الملک شاہ فواد کو ایک خط لکھا گیا ہے۔ جس میں انہیں عیسائیوں کے نامناسب طریق تبلیغ سے آگاہ کرتے ہُوئے توجہ دلائی گئی ہے کہ وُہ مسلمان بادشاہ ہونے کی حیثیت سے اپنا فرض ادا کریں۔ اہل مصر اس کی بجائے اگر احمدی مبلغین کی امداد حاصل کریں۔ تو انہیں بہت زیادہ کامیابی ہو۔

جرمنی کے جلاوطن یہودی

بیروت کا یہودی اخبار "عالم الاسرائیلی" لکھتا ہے۔ کہ اسے فلسطین کے معزز یہودیوں کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی سے نکالے ہُوئے ۵۰ ہزار یہودی بیروت اور لبنان میں آباد کئے جائیں گے۔

افغانستان میں قرآن کریم کی طباعت کا انتظام

کابل کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں قرآن کریم کی طباعت کا کام اعلےٰ پیمانہ پر شروع کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے لئے جرمنی سے خاص طور پر مشینیں منگائی گئی ہیں۔

ایران کے لئے غیر ملکی ملازمین

معاصر ام القریٰ راوی ہے۔ کہ حکومت ایران نے فیصلہ کیا ہے کہ صنعت وحرفت کے پچاس ماہرین فن کو غیر ممالک سے منگوا کر ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائے۔ یہ لوگ ان ممالک سے لئے جائیں گے۔ جن کے تعلقات حکومت ایران سے دوستانہ ہیں۔

ایران ریلوے میں توسیع

معلوم ہُوا ہے۔ کہ حکومت ایران نے اپنے سال رواں کے میزانیہ میں ۱۷٫۵ ملین ریال ریلوے لائن کی توسیع کے لئے مخصوص کئے ہیں۔

ترکی زبان کی ترتیب

جمہوریہ ترکیہ کی طرف سے ایک مجلس لغوی اس غرض سے قائم ہے کہ مروجہ عربی وفارسی الفاظ کو خارج کر کے ان کی جگہ خالص ترکی الفاظ وضع کرے۔

مصر کا جنگی ہوائی بیڑہ

معاصر "الفتح" کا بیان ہے۔ کہ وزارت حربیہ نے نئی ساخت کے دس جنگی ہوائی جہاز خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو ہر قسم کے سامان۔ اور اسلحہ جات سے مسلح ہونگے۔ ان جہازوں پر مجموعی رقم ساٹھ ہزار گنی صرف ہوگی۔

عراق میں برطانیہ کے مصارف

معلوم ہُوا ہے۔ کہ برطانیہ نے عراق پر انتداب کے سلسلہ میں گیارہ سال کے عرصہ میں دس کروڑ پونڈ سے زیادہ رقم خرچ کی ہے۔

الفضل کیلئے خریدار مہیا کریں

میں احباب کرام سے متواتر و مسلسل گزارش کر رہا ہوں۔ کہ وہ الفضل کی توسیع اشاعت کی طرف متوجہ ہوں۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت و جلسۂ دسمبر پر فرمایا تھا۔ اس کی تعداد اشاعت کئی سالوں سے ایک ہی حد پر ٹھیری ہُوئی ہے۔ حالانکہ جماعت بڑھ رہی ہے۔ مہربانی فرما کر ہر انجمن ہر مقام کے معتمدین اس بارے میں اپنی اپنی مساعی جمیلہ سے شکریہ کا موقعہ دیں۔ میں ان کے اسمائے گرامی اخبار میں مہیا کردہ خریداروں کی تعداد کے ساتھ شائع کراؤنگا

منیجر الفضل۔ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے چند نصائح

گو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک معقول حصۂ جماعت نے مقررہ چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اخلاص سے توجہ کی ہے۔ لیکن ابھی کئی جماعتیں۔ اور افراد ہیں۔ جنہوں نے اس طرف کم توجہ کی ہے۔ یا بالکل نہیں کی۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وُہ نصائح شائع کئے جاتے ہیں۔ جو حضور نے ۱۹۳۱ء میں چندۂ خاص کے متعلق فرمائے تھے۔ اور جو بہت ہی مؤثر ثابت ہوئے تھے۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

آپ کے راستہ میں مشکلات ہیں۔ تو یاد رکھیں۔ کہ یہ مشکلات اوروں کے راستہ میں بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وُہ خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی سے نہیں ڈرے۔ بلکہ ابھی اور قربانی کرنے کو تیار ہیں۔

اگر آپ کے اخراجات کی زیادتی آپ کے لئے مانع ہے۔ تو یاد رکھیں۔ کہ اخراجات کی زیادتی کے ذمہ وار زیادہ تر آپ ہی ہیں۔ سلسلہ کی ذمہ واری دوسرے نمبر پر نہیں۔ بلکہ پہلے نمبر پر ہے۔

آپ کو ان دلیلوں سے تسلی نہیں ہونی چاہیئے۔ جن سے آپ لوگوں کو خاموش کرا سکیں۔ بلکہ ان سے جو قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے سامنے پیش کر سکیں۔

ایک وقت تھا۔ کہ ہندوستان قربانی سے خالی تھا۔ اس وقت آپ کی قربانی بڑی نظر آتی تھی۔ اب ہندوستان میں قربانی کا احساس ہوگیا ہے۔ اور دوسری اقوام سے زیادہ قربانی کئے بغیر آپ سرخرو نہیں ہو سکتے۔

وُہ شخص جو اس بات کی انتظار میں رہتا ہے۔ کہ کوئی دُوسرا مجھے تحریک کرے۔ وُہ اپنے ایمان کی فکر کرے۔ مومن کا کام نیک تحریک کرنا ہے۔ نہ کہ دُوسرے کی تحریک کا منتظر رہنا۔

وُہ شخص جو اپنے نفس کے لئے عذر تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے۔ ناکام رہتا ہے۔ کامیابی کا موُنہہ وُہی دیکھتا ہے۔ جو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے میں سختی سے کام لیتا ہے۔

یہ مت خیال کرو۔ کہ تم امتحان میں پڑ گئے ہو۔ یہ تو محض امتحان کی تیاری ہے۔ امتحان تو آنے والا ہے۔ جو آج گھبراتا ہے۔ اس کا کل کیا حال ہوگا۔

مبارک ہیں وُہ جو ہر امتحان کے لئے تیار رہتے ہیں جنہیں اس امر کا صدمہ نہیں۔ کہ ان سے قربانی کیوں طلب کی جاتی ہے۔ بلکہ اس امر کا خوف ہے۔ کہ حقیقی قربانی کے مطالبہ سے پہلے وُہ اس دُنیا سے رخصت نہ ہو جائیں۔ ہاں مبارک ہیں وُہ کیونکہ فتح ان ہی کے نام لکھی جائیگی۔

خاکسار:۔ میرزا محمود احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

گاندھی جی کا نیا پروگرام

صحرائے ناکامی میں خاک چھاننے کا اعلان

آخر گاندھی جی نے وُہ پروگرام شائع کر دیا جس کے متعلق عجیب وغریب خیال آرائیاں کی جا رہی تھیں ۔جسے اس وقت تک کی تمام ناکامیوں کو کامیابیوں میں بدل دینے والا بتایا جا رہا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا جا رہا تھا۔ کہ اس سے ساری دُنیا میں تہلکہ مچ جائے گا ؛

گاندھی پرست اخبارات کی توقعات

گاندھی پرست اخبارات یوں بھی گاندھی جی کی ہر بات کا بتنگڑ بنانے کے عادی ہیں۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا۔ کہ گاندھی جی نے ایک طرف تو کانگرس کے نظام کو درہم برہم کر کے رکھ دیا ہے۔ اس نظام کو جسے کامل آزادی کے حصول کا واحد ذریعہ بتایا جاتا تھا۔ اور جس کے ماتحت اہل ہند کو بے حد جانی۔ اور مالی نقصانات برداشت کرنے پڑے ۔اور دوسری طرف اپنے آشرم کی اس آشرم کی جسے وُہ دُنیا میں سب سے عزیز۔ اور سب سے مفید چیز سمجھتے تھے۔ محبوب دار خاک اڑا کر پھینکدی ہے ۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی ۔کہ

"ہزارہا اشخاص میری خاطر تباہ ہو گئے ہیں۔ میں نے ان بہادر دیہاتیوں کے مصائب کا حال سُنا ہے ۔جنہوں نے میری خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے ان مصائب کا حال پڑھ کر میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے بھی ایک زبردست کارروائی کرنی چاہیئے"۔

نیز "ایک مقدس کام" شروع کرنے کا اعلان کیا ہے تو قدرتاً وُہ اخبارات یہ سمجھے کہ یقیناً گاندھی جی کوئی غیر معمولی ۔ اور حیران کن قدم اٹھائیں گے۔ اس وجہ سے گاندھی پرست اخبارات نے اپنی ساری قوت متخیلہ ان کے نئے پروگرام کی اہمیت ظاہر کرنے میں جس طرح صرف کی ۔ اس کا کسی قدر پتہ ذیل کے اقتباسات سے لگ سکتا ہے ؛

"ملاپ" کی خیال آرائیاں

روزانہ اخبار "ملاپ" (۲۸-جولائی) نے "مہاتما گاندھی کا نیا پروگرام" کے عنوان سے لکھا :-

"احمد آباد سے مہاتما گاندھی کے متعلق جو خبریں موصول ہوتی ہیں۔ وُہ بتلاتی ہیں ۔کہ آتش فشاں پہاڑ کا مواد پک چکا ہے ۔اور اب کسی لمحہ میں پھٹا ہی چاہتا ہے ۔مہاتما گاندھی کوئی غیر معمولی قدم اٹھانے والے ہیں۔ اور اس کی تیاری کے لئے انہوں نے اپنی انتہائی پیاری چیز سابرمتی آشرم یا ستیہ گرہ آشرم کو بھی توڑ دیا ہے یہ نیا پروگرام کیا ہے ۔ ابھی تک کسی کو پتہ نہیں۔ لیکن نامہ نگار کا بیان یہ ہے ۔کہ اس قدم سے دُنیا کے ایک سرے سے دوسرے تک سنسنی اور ہلچل مچ جائے گی۔ اور سب بھونچک رہ جائیں گے" ؛

ان الفاظ سے ظاہر ہے ۔کہ گاندھی جی کے نئے پروگرام سے کس قسم کی توقعات وابستہ کی گئی تھیں۔ اور کتنے زور شور سے گاندھی جی کو ایسا آتش فشاں پہاڑ قرار دیتے ہوئے جس کا مواد پک چکا ہے یہ بتایا گیا تھا۔ کہ اس سے دُنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سنسنی اور ہلچل مچ جائے گی۔ اور سب بھونچک رہ جائیں گے ؛

"پرتاپ" کے قیاسات

ایک دوسرے اخبار "پرتاپ" (۳۱-جولائی) نے اس سے بھی زیادہ زور کے ساتھ لکھا :-

"اس وقت تمام دُنیا کی نگاہیں سابرمتی کے اس دیوتا پر لگی ہوئی ہیں۔ جس نے یہ اعلان کر کے کہ سابرمتی آشرم کو توڑ دیا جائیگا تمام ہندوستان میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا ایک تار مظہر ہے ۔کہ مہاتما گاندھی نے گورنمنٹ بمبئی کو ایک چٹھی لکھی ہے کہ وُہ آشرم کی جائداد کو سنبھال لے ۔اگر گورنمنٹ نے اس مطالبہ کو منظور نہ کیا تو مہاتما جی آشرم کو چھوڑ کر چلے جائیں گے ۔کوئی نہیں کہہ سکتا۔ [اس] میں کیا راز ہے ۔ اور مہاتما جی نے یہ انتہائی قدم کیوں اٹھایا ہے ۱۸ سال سے مہاتما جی کا اس سے گہرا سمبندھ رہا ہے۔ وہی اس کے رُوح رواں رہے ہیں۔ اس آشرم سے جو دُنیا کے سامنے اس تمام عرصہ میں سادہ زندگی اور بلند خیالی کا آدرش پیش کر رہا تھا ان کی امیدیں وابستہ تھیں۔ اسے یک لخت توڑ دینے ۔ اور اس کی جائداد کو گورنمنٹ کے حوالے کر دینے کا فیصلہ ظاہر کرتا ہے ۔کہ غیر معمولی واقعات ظہور پذیر ہونے والے ہیں۔ ہمارا خیال ہے ۔کہ وُہ ملک کے سامنے ایک ایسا پروگرام رکھیں گے۔ جس سے نہ صرف ہندوستان ہی۔ بلکہ تمام دنیا ایک دفعہ حیران رہ جائے گی۔ مہاتما جی یہ محسوس کرتے ہیں ۔کہ ملک نے سوتنترتا کے کاز کے لئے بھاری قربانیاں کی ہیں اس لئے اب ضرورت اس بات کی ہے ،کہ کوئی ایسا مؤثر پروگرام مرتب کیا جائے ۔جو صحیح معنوں میں دیش کے لئے مفید ہو"۔

گویا اس وقت تک گاندھی جی نے جو کچھ کیا۔ اس سے چونکہ سوائے نقصانات کے اور کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اس لئے اب وُہ تمام دُنیا کو حیران کر دینے والا پروگرام اختیار کریں گے۔ جس سے غیر معمولی واقعات ظہور پذیر ہونگے ؛

پروگرام کیا ہے

جس پروگرام کے متعلق اس قسم کی توقعات کا اظہار کیا گیا تھا۔ اور جس سے ساری دُنیا کے حیران وششدر رہ جانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ وُہ گاندھی جی نے پیش کر دیا۔ اور حسب اعلان اس کی اطلاع حکومت بمبئی کو دے دی۔ اس پروگرام میں کیا ہے۔ یہ گاندھی جی کے ہی الفاظ میں سُن لیجئے۔ فرماتے ہیں :-

"میں منگل وار کی صبح کو آشرم خالی کر دُوں گا۔ اور اگر آزاد رہا تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ مارچ کرُوں گا۔ فی الحال میری منزل مقصود موضع راس ہو گی۔ جہاں جاکر ان دیہاتیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرونگا۔ جنہیں سول نافرمانی سے سب سے زیادہ نقصان پہونچا ہے۔ میں ان کو اجتماعی سول نافرمانی میں شرکت کی دعوت نہیں دُوں گا۔ میں دیہاتیوں کو منشیات سے پرہیز کرنے کی تلقین کرونگا شراب کے دوکانداروں کو شراب کی تجارت کے بند کرنے کی تلقین کرونگا۔ بدیشی کپڑے کے سوداگروں کو صرف کھدر ہی فروخت کرنے کا مشورہ دونگا۔ اور لوگوں کو کانگرس کے تعمیری پروگرام پر عمل کرنے کی ہدایت کروں گا۔ ہندوؤں کو یہ بھی تلقین کی جائے گی۔ کہ وُہ چھوت چھات کو ترک کر دیں۔ میرے ساتھ سولہ عورتیں۔ اور سولہ مرد ہیں۔ اگر میں مارچ شروع کرنے سے پہلے ہی مر گیا۔ تو میرے ساتھی مارچ کو جاری رکھیں گے"۔ (ملاپ ۲- اگست)

پروگرام کا دُوسرا حصہ

یہ گاندھی جی کے پروگرام کا ایک حصہ ہے ۔بقیہ امور کا ذکر انہوں نے "اہل گجرات کے نام اپیل" میں کیا ہے ۔چنانچہ لکھتے ہیں :-

"اگر پرماتما کی مرضی ہوئی۔ تو میں اپنے موجودہ ارادوں کے مطابق منگل وار کی صبح کو ۳۲۔ساتھیوں سمیت آشرم سے کوچ کر دوں گا۔ میرے کئی ساتھی مجھ سے بھی زیادہ کمزور ہیں۔ میں ان کی قربانی کی خواہش کو رد نہیں کر سکا۔ ہم امید رکھتے ہیں۔ اور پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ پرماتما ہمارے عہد کی تکمیل میں ہم کو کامیاب بنائے۔ ہم فی الحال موضع [illegible] جا رہے ہیں۔ اگر ہم وہاں پہنچ گئے۔ تو اس کے بعد ہم آگے بھی جائیں گے۔ اگر ہم کو گرفتار نہ کیا گیا۔ تو ہمارا ارادہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک گاؤں میں جا کر نڈرتا کا پیغام سنایا جائے۔ ہمارے پاس ایک پیسہ بھی نہیں ہوگا۔ ہم کو جو رُوکھا سُوکھا کھانا گاؤں کے باشندے دیں گے۔ اُسے ہی بصد شکر یہ قبول کر لیا جائے گا۔"

کوئی نئی بات نہیں

یہ ہے گاندھی جی کا وُہ پروگرام جس کے متعلق اس قدر شور برپا کیا جا رہا تھا جیسے آتش فشاں پہاڑ کے پھٹ پڑنے کا نام دیا جا رہا تھا۔ جس سے ساری دُنیا میں تہلکہ مچ جانے کا اعلان کیا جا رہا تھا۔ اور جسے انتہائی قدم اور غیر معمولی واقعات کے ظہور کا موجب بتایا جا رہا تھا۔ کیا اس میں کوئی ایک بات بھی ایسی ہے جس میں ان توقعات کا شائبہ بھی پایا جائے۔ جن کا اتنے زور شور کے ساتھ اعلان کیا گیا تھا۔ ان غیر معمولی توقعات کا پُورا ہونا تو الگ رہا۔ کیا اس میں کوئی بات ایسی بھی ہے۔ جو نئی ہو۔ اور جو اس وقت تک گاندھی جی کے پروگرام میں شامل نہ رہی ہو۔

پروگرام کیا ظاہر کرتا ہے

منشیات سے پرہیز۔ شراب کی تجارت بند کرنے کی تلقین۔ کھدر فروخت کرنے کا مشورہ۔ ہندوؤں سے چھوت چھات ترک کرنے کی درخواست۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ جو شروع سے گاندھی جی کے پیش نظر رہی ہیں۔ اور ان کی خاطر انہوں نے اپنی انتہائی طاقت صرف کرنے سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ اب انہی باتوں کی خاطر ان کا کوچ کرنا اپنے اندر کونسی جدت۔ کونسی آتش فشانی۔ اور کونسی حیرت رکھتا ہے۔ کہ اس سے دُنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک تہلکہ مچ جائے۔ سنسنی پھیل جائے۔ اور تمام دُنیا حیران رہ جائے۔ اس پروگرام کے لئے ایسے آشرم کو تباہ کر دینا۔ جو گاندھی جی کی مسلسل اٹھارہ سالہ کوششوں کا نتیجہ تھا۔ اور جس سے وُہ بہت بڑی توقعات رکھتے تھے۔ اگر کچھ ظاہر کرتا ہے۔ تو صرف یہ کہ اپنی جدوجہد میں ناکامی و نامرادی۔ اور انجام کے متعلق انتہائی مایوسی نے گاندھی جی کو وقف اضطرار کر دیا ہے۔ اور ان سے ایسی حرکات سرزد ہو رہی ہیں۔ جنہیں عقل و فکر۔ دور اندیشی اور عاقبت بینی سے کوئی علاقہ نہیں۔

گاندھی جی کی بے چارگی

علاوہ ازیں مجوزہ پروگرام نے گاندھی جی کی بے چارگی اور کس مپرسی کو انتہائی شکل میں پیش کر دیا ہے۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے

[illegible] موقعہ بے موقعہ اس بات کا بے حد تکرار کرتے ہوئے کہ "اگر مجھے گرفتار نہ کر لیا گیا" حکومت کو کوچ سے قبل ہی اپنی گرفتاری کی دعوت دی ہے۔ تاکہ جیل کی چار دیواری ان کی پردہ پوش بن جائے۔ حکومت اپنی مصلحتیں خود بہتر سمجھتی ہے۔ اور تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ گاندھی جی کو معہ ان کے رفقا کے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک مناسب یہی تھا۔ کہ گاندھی جی کو آزاد رہنے دیا جاتا۔ دیکھا جاتا۔ کہ وُہ کیا کرتے ہیں۔ اور اس وقت تک انہیں گرفتار نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ جب تک ان کی سرگرمیاں پُرامن حدود سے گزر کر فتنہ و فساد پیدا کرنے کا رنگ نہ اختیار کر لیتیں۔ تاکہ انہیں اپنی ناکامی کو چھپانے کے لئے معمولی سی آڑ بھی نہ مل سکتی۔

آشرم والوں نے گاندھی جی کا ساتھ نہ دیا

تازہ پروگرام سے ان کی ناکامی کا جو ثبوت ملتا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ انہوں نے اعلان کیا۔ کہ آشرم کا ہر ایک ممبر نئے پروگرام میں شامل ہونے کے لئے تیار ہے۔ اور محسوس کرتا ہے۔ کہ "اب وُہ وقت آگیا ہے۔ جب آشرم کو یہ زبردست قربانی کرنی چاہیئے"۔ وُہ اپنے ساتھ مارچ کرنے کے لئے سولہ مردوں۔ اور سولہ عورتوں کے سوا دُوسروں کو آمادہ نہ کر سکے۔ اور احمد آباد کی ۲۸۔جولائی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ

"جو ممبران آشرم آئندہ پروگرام میں حصہ نہیں لے سکتے۔ ان کا پہلا جتھہ کل رات کو اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گیا۔ مزید چند ممبران آج رات کو روانہ ہو جائینگے۔" (ملاپ ۳۰۔جولائی)

یہ ان لوگوں کا حال ہے جنہیں گاندھی جی اپنے آشرم میں داخل کر کے مسلسل اٹھارہ سال سے "ہندوستان اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے" تیار کر رہے تھے۔ جنہیں "جسمانی محنت۔ سود لیشی۔ بے خوفی۔ چھوت چھات کا خاتمہ" کرنے کے سبق پڑھا رہے تھے۔ اور جن کے لئے بالفاظ "ملاپ" (۳۰۔جولائی) "مہاتما گاندھی نے انسان کو معمولی انسانوں سے کچھ بلند۔ کچھ اونچا۔ کچھ بہتر بنانے۔ اور ستیہ کے لئے جان تک قربان کر دینے کی سپرٹ پیدا کرنے کے لئے یہ آشرم قائم کیا تھا"۔ جب ان کو بھی گاندھی جی اپنے ساتھ شریک کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ تو دوسروں سے انہیں کیا توقع ہو سکتی ہے۔

کیسے لوگ گاندھی جی کو میسر آئے

پھر جو لوگ ان کے ساتھ شریک ہُوئے۔ ان کے متعلق بھی گاندھی جی نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ "میرے کئی ساتھی مجھ سے بھی زیادہ کمزور ہیں"۔ اس سے سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے کہ گاندھی جی کا ساتھ ایسے ہی لوگوں نے دیا ہے۔ جو مرنے کی جگہ تلاش کرنے کی فکر میں ہیں۔ ورنہ آشرم میں رہنے والے دُوسرے لوگوں نے ان کی کوئی پروا نہیں کی۔ حتیٰ کہ ان کے بیٹے مسٹر دیوداس گاندھی نے بھی جس کی حال ہی میں انہوں نے شادی کرائی ہے۔ ان کے ساتھ [illegible] کو لے کر دھلی روانہ ہو گیا۔

عورتوں کی شرکت

پھر گاندھی جی نے ایسے طاقت ور۔ اور جری مردوں کے علاوہ سولہ عورتوں کو بھی اپنی رفاقت کا شرف بخشنے کا اعلان کیا ہے۔ حالانکہ جب انہوں نے ڈانڈی میں نمک بنانے کی مہم کا آغاز کرنے کے لئے مارچ کیا تھا۔ تو اس وقت اعلان کیا تھا۔ کہ جب تک مرد زندہ ہیں۔ اس وقت تک عورتوں کو وُہ اپنی فوج ظفر موج میں شرکت کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اب عورتوں کو مارچ میں شریک کرنے کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ انہیں ایسے مرد بھی سولہ سے زیادہ میسر نہیں آئے جو ان سے بھی زیادہ کمزور ہوں۔ اور اس کمی کو انہوں نے عورتوں کے ذریعہ پُورا کیا ہے۔

فائدہ کی بجائے نقصان کا خطرہ

غرض اس بے سروسامانی۔ اور کس مپرسی کی حالت میں گاندھی جی کا آشرم کو تباہ و برباد کر کے نکل کھڑے ہونے کا اعلان اپنی ناکامی و نامرادی کا انتہائی شکل میں ڈھنڈورا پیٹنا ہے۔ جو ہر دردمند دل میں ان کے متعلق رحم کے جذبات تو پیدا کر سکتا ہے۔ ان کی عبرتناک حالت پر ہمدردی کے آنسو بہانے کی تحریک بھی کر سکتا ہے۔ اور ان کے دردناک انجام کے متعلق درد بھی پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن اس سے ملک اور قوم کو کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ فائدہ تو الگ رہا۔ الٹا نقصان کا خطرہ ہے۔ دُنیا جب یہ سُنے گی۔ کہ وُہ شخص جسے ہندوستان کا سب سے بڑا سیاسی لیڈر بتایا جاتا تھا وُہ اس قسم کی مضحکہ خیز حرکات کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اور سیاسیات میں اسے راہ نما تسلیم کرنے والے سب کچھ دیکھتے ہُوئے خموش بیٹھے ہیں۔ تو وُہ یہی فتوٰے دے گی۔ کہ ہندوستان ابھی تک ظلمت اور جہالت میں مبتلا ہے۔ اور قطعاً اس قابل نہیں ہے۔ کہ ترقی یافتہ ممالک کی ہمسری کا دعوٰے کر سکے۔

مادرِ وطن کے فرزند

کیا ہندوستان کے شیدائی۔ اور مادرِ وطن کے فرزند گاندھی جی کی حرکات سے ہندوستان کو بدنام ہوتا دیکھ کر خاموش بیٹھے رہیں گے۔ اور اب جبکہ گاندھی جی کا بینہ عقل و فکر کی حدُود سے نکل کر گریباں چاک کئے ہُوئے صحرائے ناکامی کی خاک چھاننے کے لئے نکلنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ ان کو سیدھے رستہ پر لانے اور ان کے پیرؤوں کو سیدھا رستہ دکھانے کی کوشش نہ کی جائے گی۔

گاندھی جی کی گرفتاری

افسوس ہے۔ کہ گاندھی جی کو گرفتار کر کے ان کے پروگرام کی عملی میدان میں مضحکہ خیزی ظاہر نہ ہونے دی گئی۔ لیکن یہ بھی گاندھی جی کی اپنی ہی کوشش کا نتیجہ ہے۔ جنہوں نے اخبارات میں تو یہ شائع نہ کرایا۔ لیکن حکومت کو جو تار

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے

احمدیوں کو اُردو سیکھنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑہنی چاہئیں

۲۲ر جولائی طلباء مدرسہ احمدیہ وجامعہ احمدیہ نے مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ افریقہ کو جو ٹی پارٹی دی - اور ایڈریس پیش کیا - اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل تقریر فرمائی

آج کی مجلس ہمارے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے طلباءؑ کی طرف سے مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ کی آمد پر منعقد کی گئی ہے - جہاں یہ مجلس اور اس قسم کی دوسری مجالس جماعت میں اس روح کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی محرک ہوتی ہیں جس کے بغیر وہ کام جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے - مکمل نہیں ہو سکتا - وہاں جماعت کو ان حالات سے واقف کرنے کا موجب بھی ہوتی ہیں جن میں سے ہمارے مبلغ گزرتے ہیں لیکن ان مجالس کا

ایک فائدہ

یہ بھی ہوتا ہے - کہ ہمارے مدرسہ کے طلباء جس رنگ کو اخذ کر رہے ہوتے ہیں - وہ سامنے آجاتا ہے - اور اس طرح ہمیں ان کے حالات سے آگاہ ہو کر بعض نصائح کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے ؎

آج کا ایڈریس

مدرسہ کی طرف سے ایک لڑکے محمد عبد اللہ نے پڑھا ہے - مجھے ایک طرف تو خوشی ہوئی - کہ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا - یہ ایک بچہ کی حیثیت میں میری ہی تحریک پر کشمیر سے آئے - جب میں ۱۹۲۱ء میں کشمیر گیا - تو میں نے تحریک کی تھی - کہ

کشمیری طالب علم

مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئیں - اس تحریک پر یہ بھی آئے تھے - کچھ عرصہ سے میں ان کی شکل تو دیکھتا ہوں گا - لیکن یہ سمجھ کر نہ دیکھی تھی - کہ یہ وہی محمد عبد اللہ ہیں - اور جب آج کے پروگرام میں ایڈریس کے سامنے ان کا نام پڑھکر میں نے ان کی شکل دیکھی - تو یہ نہ سمجھا - کہ یہ وہی ہیں - مجھے اس بارے میں شبہ پڑا - اور میں نے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سے پوچھا - کہ کیا یہ وہی لڑکا ہے - اور ان کے بتانے پر مجھے معلوم ہوا - اللہ تعالےٰ نے کیا

عجیب قانون

بنایا ہے - کہ ایک بچہ ہوتا ہے - پھر جوان ہوتا ہے - پھر بوڑھا ہو جاتا ہے - لیکن جو اسے بچہ دیکھتے ہیں - ان کے سامنے اسکی کیفیت بچہ والی ہی رہتی ہے - اگر میں آج انہیں نہ دیکھتا - اور اگر دیکھتا - تو نہ پہچانتا - اور دس پندرہ سال کے بعد دیکھتا - تو میرے سامنے ان کی وہی بچپن والی شکل ہوتی - کسی

دینی فلاسفر

نے کہا ہے - اللہ تعالےٰ نے ہر رنج جو پیدا کیا ہے - اس کے ساتھ برکت بھی رکھدی ہے - اس کا ایک مطلب تو وہ ہے - جو مثنوی والے نے بیان کیا ہے - کہ

> ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
> زیر آں گنج کرم بنہادہ است

لیکن وہ اور مضمون ہے جس کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے خدا تعالےٰ جو شکل پیدا کرتا ہے - اس کے اندر خوشی بھی ہوتی ہے ہر مصیبت جو آتی ہے - خواہ وہ کافر پر آئے - یا مومن پر - اس میں

بہتری اور بھلائی کا پہلو

بھی ہوتا ہے - چونکہ خدا تعالےٰ ارحم الراحمین ہے - اس لئے جب کوئی ایسی بات بھیجتا ہے - جو تکلیف دہ ہوتی ہے - تو اس میں کوئی نہ کوئی خوبی کا پہلو بھی ہوتا ہے - اس کے ماتحت وہ فلاسفر یہ بتاتا ہے - کہ مثلاً

جوانا مرگی

بظاہر تکلیف دہ چیز ہے - لیکن اس کے ساتھ ایک اور چیز بھی لگی ہے - جو احساسات سے تعلق رکھنے والی ہے - ایک شخص کی جوان بیوی فوت ہو جاتی ہے - ایک بیوی کا جوان خاوند فوت ہو جاتا ہے - ایک بھائی کا جوان بھائی فوت ہو جاتا ہے - ایک دوست کا جوان دوست فوت ہو جاتا ہے لیکن جو زندہ رہتے ہیں - ان کی نگاہ میں ۷۰ - ۸۰ سال کی عمر ہو جانے پر بھی فوت ہونے والے کی

جوانی کی شکل

ہی پھرتی رہے گی - ایک شخص کی زندہ رہنے والی بیوی بوڑھی ہو جائے گی - اور جذباتی طور پر اس کی شکل بدل جائے گی - مگر فوت ہونے والی جوان بیوی اسی شکل میں آنکھوں کے سامنے پھر گی جس شکل میں فوت ہوئی ہوگی - ایک چھوٹا بھائی زندہ رہتا ہے - اور اس سے بڑا فوت ہو جاتا ہے - لیکن جب تک چھوٹا بھائی زندہ رہتا ہے - وہ خود بوڑھا ہو جاتا ہے - مگر اپنے فوت ہونے والے بڑے بھائی کو جوان ہی دیکھتا ہے - غرض خدا تعالےٰ نے تکالیف اور مصائب کے کئی بدلے جذباتی رنگ میں مقرر کئے ہیں - جو مادی رنگ میں نظر نہیں آتے - میں نے ضمنی طور پر یہ بات بیان کی ہے - جو میرے ذہن میں ایڈریس پڑھنے والے کو دیکھ کر آئی - میری نگاہ میں وہ اتنی عمر کا ہی بچہ تھا - جس عمر میں میں نے اسے یہاں آنے پر دیکھا تھا -

اصل بات جو میں اس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں - وہ یہ ہے - کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو جماعتیں قائم کی جاتی ہیں آسمانی اصطلاح میں ان کا پیدا کرنا

نئی زمین اور نیا آسمان

پیدا کرنا ہوتا ہے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر جاری کیا گیا - کہ "ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں" - اور کسی کشف میں آپ نے دیکھا - کہ آپ نے نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کی - نادان اس پر اعتراض کرتے ہیں لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام نہ ہوتا - تو آپکے نبی ہونے میں شک ہوتا - اگر نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرنے کیلئے نبی نہیں آتا - تو پھر اس کے آنے کی کیا ضرورت ہے - نبی اسی وقت آتا ہے - جب دنیا دین سے ناواقف ہو جاتی ہے -

ابوحیّان

نے اپنی تفسیر میں یہ سوال اٹھایا ہے - کہتے ہیں - یہ نہیں - کہ نبی آکر دنیا کو کافر بنا دیتا ہے - یہ غلط ہے - بلکہ نبی آتا ہی اس وقت ہے - جب دنیا کافر بن چکی ہوتی ہے - اور وہ آکر مومن بناتا ہے اس کی مثال سورج کی سی ہوتی ہے - جو روشن ہو کر لوگوں کو ان کا گند دکھا دیتا ہے - اس کی مثال اس سالن کی سی نہیں ہوتی - جس میں بہت زیادہ مرچیں پڑی ہوں - اور جس کے کھانے سے پیچش ہو جائے - بلکہ ڈاکٹر کی ہوتی ہے - جو یہ بتاتا ہے - کہ پیچش پیدا ہو چکی ہے - پس نبی آتا ہی اس وقت ہے - جب لوگ کفر کی حالت کو پہنچ چکے ہوں - اور وہ آکر لوگوں کو مومن بناتا ہے - کافر لوگ خود اپنے آپکو بناتے ہیں - جب یہ حالت ہو جاتی ہے - تو معلوم ہوتا ہے - کہ پہلی زمین اور آسمان برباد ہو چکے ہیں - اور ان پر شیطان نے قبضہ کر لیا ہے - اس وقت خدا تعالےٰ نبی کو مبعوث کر کے کہتا ہے - جاؤ اور جا کر نئی زمین اور نیا آسمان بناؤ - تب نبی آکر نئی زمین اور نیا آسمان بناتا ہے - نادان کہتے ہیں - یہ شرک ہے - مگر حقیقت یہ ہے - کہ اگر کوئی نئی زمین

اور نیا آسمان بنانے نہیں آتا۔ تو وہ نبیوں کی صف میں کھڑے ہونے کی کوئی وجہ نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب کوئی نبی آتا ہے تو وہ دنیا کو بدل دیتا ہے۔ بول چال بدل جاتی ہے۔ رنگ ڈھنگ بدل جاتا ہے۔ اور ہر نفس بدل جاتا ہے۔ اسی

مدرسۂ احمدیہ کے قیام کا سوال

تھا۔ کہ ایک صاحب نے اس مجلس میں جو غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی تھی۔ کہا ہمیں کوئی دینی مدرسہ قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ غیر احمدیوں سے ہمارا صرف وفات مسیح کے مسئلہ میں اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ فوت ہو گئے۔ ہمارے لئے یہ کافی ہے۔ کہ ایک رسالہ لکھدیں۔ جس میں وفات مسیح کے دلائل درج ہوں۔ اور وہ لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ باقی ہمارے لڑکے جائیں۔ اور دوسرے مدرسوں میں پڑھیں۔ یہ مجلس اس دالان میں منعقد کی گئی تھی۔ جو میاں بشیر احمد صاحب کے مکان کا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس میں موجود نہ تھے۔ جب آپکو معلوم ہوا۔ کہ یہ بات کہی گئی ہے۔ تو آپ نے ایک تقریر فرمائی۔ جس میں فرمایا۔ مسیح کی وفات کی غلطی کو دور کرنا بھی اس سلسلہ کی بہت بڑی غرض ہے لیکن صرف اتنی سی بات کے لئے خدا تعالےٰ نے مجھ کو کھڑا نہیں کیا۔ بلکہ بہت سی باتیں ایسی پیدا ہو چکی تھیں۔ کہ اگر ان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ ایک سلسلہ قائم کر کے کسی کو مامور نہ کرتا۔ تو دنیا تباہ ہو جاتی۔ اور اسلام کا نام و نشان مٹ جاتا

غرض نبی دنیا میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے آتا ہے اور ہم جو ایک نبی کی جماعت ہیں۔ ہمارے ہر کام میں وہ اثر ہونا چاہیئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا کیا ہے۔ مگر مجھے یہ معلوم کر کے افسوس ہوا۔ کہ اس وقت جو ایڈریس پڑھا گیا ہے۔ اس میں

بعض اصطلاحات

وہی استعمال کی گئی ہیں۔ جو تکلف کے ساتھ دوسرے لوگ استعمال کرتے ہیں۔ اور جن تکلفات سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم کو نکالا ہے۔ ممکن ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابتدا میں اس قسم کی کوئی اصطلاح استعمال کی ہو۔ مگر نئی زمین اور نیا آسمان بننے میں بھی وقت لگتا ہے۔ ایک بچہ ۹ ماہ کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس سے پہلے پیدا نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس لئے کہ ایسا ہی ہونا ضروری ہے۔ میں نے ایک دفعہ بیان کیا تھا۔ کہ

اگر بچہ فوراً پیدا ہو جائے

اور فوراً بڑا ہو جائے۔ تو عجیب مصیبت کا سامنا ہوتا۔ ابھی زچگی کا سامان تیار نہ ہوتا۔ کہ بچہ پیدا ہو جاتا۔ پھر پیدا ہونے کے بعد اس کے لئے جب کپڑے تیار کئے جاتے۔ تو وہ اتنا بڑا ہو چکا ہوتا۔ کہ کپڑے اسے پورے نہ آتے۔ پھر اور بڑے کپڑے بنائے جاتے تو وہ جوان ہو چکا ہوتا۔ غرض یہ ایک مضحکہ خیز بات بن جاتی۔ اب جس عرصہ میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ اس لئے نہیں۔ کہ خدا اس کا محتاج ہے۔ بلکہ ہم اس کے محتاج ہیں۔ ہماری ضروریات اسکی محتاج ہیں۔ ادھر بچہ پیدا ہوتا۔ ادھر جوان ہو جاتا۔ تو اسکی

تعلیم و تربیت

کس طرح ہو سکتی۔ ماں باپ بچہ سے کہتے سکول جاؤ۔ لیکن بچہ کہتا۔ میں جوان ہوں۔ میری شادی کرو۔ اس طرح ایسی ابتری پھیل جاتی۔ کہ جو لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ خدا جوان پیدا نہیں کر سکتا۔ اتنی دیر کے بعد بچہ کیوں پیدا کرتا ہے۔ وہ جھٹ کہہ اٹھتے۔ کہ ہم نے بھر پایا۔ ہمیں بچہ پیدا ہونے کا وہی طریق اور وہی اٹھارہ سال کے بعد بلوغت کا طریق چاہیئے۔ ان کی

گڈریہ کی مثال

ہوتی۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے ایک بڑے درخت پر چھوٹا سا آم اور کمزور سی بیل کے ساتھ بہت بڑا کدو دیکھا۔ تو کہنے لگا۔ یہ بھی کوئی انصاف ہے۔ اسی خیال میں وہ آم کے درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ کہ اوپر سے ایک آم اس کے سر پر گرا۔ اس کے لگتے ہی جھٹ بول اٹھا۔ میں سمجھ گیا خدا نے جو کچھ کیا وہی ٹھیک ہے۔ اگر آم کی بجائے اتنا بڑا کدو میرے سر پر لگتا۔ تو نہ معلوم میرا کیا حال ہوتا۔

یہ ایک لطیفہ ہے۔ لیکن درحقیقت اگر ان چیزوں کا نقشہ کھینچا جائے۔ تو

خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے قوانین

پر اعتراض کرنے والے خود ہنسنے لگ جائیں۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی زمانہ کی تحریروں میں اگر

بعض الفاظ

ایسے آبھی جائیں۔ تو ان پر ہم بنیاد نہیں رکھ سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

براہین احمدیہ سے پہلے اور بعد کی اردو

میں بڑا فرق ہے۔ لیکن خواہ کسی وقت کی اردو لے لیں۔ دوسرے لوگوں کی اردو میں اور اس میں بہت فرق ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دینی امور میں اصلاح کی ہے۔ وہاں اردو زبان میں بھی بہت بڑی اصلاح کی ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے لنڈن یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے انگریزی لٹریچر کا اردو لٹریچر پر۔ اثر کے عنوان سے ایک تھیس لکھا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ آپ کی تحریروں نے زبان اردو پر خاص اثر ڈالا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصلاحات صرف مذہبی دائرہ میں ہی نہیں۔ بلکہ انسانی زندگی کے ہر پہلو میں آپ نے اصلاح کی ہے۔ اور ہمیں اپنی اصلاحات کو دنیا میں رائج کرنا چاہیئے۔ آج کے ایڈریس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق

خواجۂ دوجہاں

کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ پرانے زمانہ کی کتابیں پڑھنے سے یہ اثر قبول کیا گیا ہے۔ کسی وقت یہ الفاظ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق استعمال ہوتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

تحریر کی سلاست اور روانی

نے اس قسم کے الفاظ کو مٹا کر ایسے الفاظ رکھے۔ جو سیدھے

قلب پر اثر

کرتے ہیں۔ اسی طرح خدا کے لئے ایزد کہا گیا ہے۔ ایزد کا لفظ آتش پرست ایرانیوں سے لیا گیا ہے۔ ہمیں اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی شاعر ضرورت شعری کی وجہ سے ایسا کوئی لفظ استعمال کرے۔ یا اگر مخاطب ایسے لوگ ہوں۔ جن کے لئے اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے ضروری ہوں۔ تو یہ اور بات ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق جو الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وہی ہمیں استعمال کرنے چاہئیں۔ کیونکہ وہ قلب پر زیادہ اثر کرتے ہیں۔

میں نے

مدرسہ احمدیہ کے طلبا

کو پہلے بھی توجہ دلائی تھی۔ کہ اردو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے سیکھیں۔ اور اب پھر یہی نصیحت کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض

پنجابی زبان

کے الفاظ بھی اردو زبان میں استعمال کئے ہیں جن پر مخالف اعتراض کرتے ہیں۔ اول تو ہم سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وہ اردو میں شامل ہو کر رہیں گے۔ کیونکہ اب

اردو کے حامل

احمدی ہوں گے۔ یا یہ کہ اردو کے حامل احمدی ہو جائیں گے۔ آج یورپین لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ قرآن میں پانچ سو کے قریب الفاظ غیر زبان کے ہیں۔ مگر ہر عرب کہتا ہے۔ کہ وہ الفاظ ہمارے اپنے ہیں۔ غیر کے نہیں۔ کیونکہ قرآن میں آجانے کی وجہ سے ہمارے ہو گئے ہیں۔ اسی طرح زمانہ خود

اردو زبان

کو اس طرف لے جا رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وہ اردو کے سمجھے جائیں گے
پس ہمارے طلباء کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب

نمونہ اور ماڈل

ہونی چاہئیں۔ خصوصاً آخری زمانہ کی کتابیں۔ ان کی روانی اور سلاست پہلے کی نسبت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ ان کی اردو

نمونہ کے طور پر

ہے۔ اور وہی اردو دنیا میں قائم رہے گی۔

پس ہمیں نقل اس شاہسوار کی کرنی چاہیئے۔ جو میدان میں کھڑا ہے۔ نہ ان کی جو بھاگ رہے ہیں۔ باقی رہی شاعری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں بھی سہولت پیدا کر دی ہے

اصل مقصد

یہ ہونا چاہیئے۔ کہ جو بات کہی جائے۔ وہ عمدگی سے لوگوں کے ذہن نشین ہو سکے۔ لیکن دوسروں کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگ سمجھیں۔ یہ کوئی خاص زبان جانتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے۔ ایک آدمی نے مجھے آکر کہا۔ ایک بہت بڑا مولوی آیا ہے۔ جو

تین قسم کے وعظ

کر سکتا ہے۔ ایک چار آنے والا ایک آٹھ آنے والا ایک روپیہ والا۔ چار آنے والا وعظ تو عام لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ اور آٹھ آنے والا بعض لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ مگر ایک روپیہ والا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ تو دوسرے لوگوں کے سامنے

قابلیت کا یہ معیار

تھا۔ مگر ہمارا طریق یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ایسے رنگ میں بات کریں جسے ہر شخص سمجھ سکے۔

ہماری اصطلاحات

ایسی ہوں۔ جو معمولی پڑھے لکھے کے لئے بھی بوجھ نہ ہوں کیونکہ ہمارا کام لوگوں تک حق پہنچانا ہے۔ اس کے لئے آسان سے آسان اور سادہ سے سادہ طریق ہونا چاہیئے۔

پس ہماری زبان میں ایسی شستگی اور سلاست ہونی چاہیئے کہ اگر

ادنےٰ درجہ کے لوگوں میں

بھی کلام کریں۔ تو وہ آسانی سے سمجھے جائیں۔ اس کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان کی نقل کرنی چاہیئے۔ جو آپ کی کتب میں ہے
اس کے بعد میں

دعا

کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ اس مبلغ کے اخلاص کو جو واپس آیا قبول فرمائے۔ اور آئندہ اخلاص میں ترقی اور برکت دے۔ کیونکہ وہی چیز اچھی ہوتی ہے۔ جسکا انجام اچھا ہو۔ بہت چیزیں ابتداء میں اچھی ہوتی ہیں۔ مگر ان کا انجام خراب ہوتا ہے۔ اور بہت

چیزوں کی ابتداء

خراب ہوتی ہے۔ لیکن انجام اچھا ہوتا ہے۔ لیکن بعض ایسی بھی ہوتی ہیں جن کی ابتداء بھی اچھی ہوتی ہے۔ اور انجام بھی اچھا ہوتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ خدا تعالےٰ ان کو یہی بات عطا کرے ذاتی بڑائی اور ذاتی وقار کا انہیں خیال نہ ہو۔ اسی طرح ان

بچوں کے لئے دعا

کرتا ہوں۔ جنہوں نے دعوت کی۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ اور انہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا کثرت سے مطالعہ کیا کریں۔

ایک دفعہ میرے پاس

ایک تعلیم یافتہ سکھ

آیا۔ اور کہنے لگا۔ میں نے حضرت مرزا صاحب کی کتابیں پڑھی ہیں اور پنڈت دیانندجی کی کتابیں بھی پڑھی ہیں۔ پنڈت صاحب تو کج بحث معلوم ہوتے ہیں۔ مگر مرزا صاحب

خدا رسیدہ

ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے عام طور پر ان کی کتابوں کی قدر نہیں کی۔ اگر حضرت مرزا صاحب کے سرپر کیس ہوتے۔ تو سارے سکھ ان کے ساتھ ہو جاتے۔ پھر کہنے لگا معاف کریں۔ میں نے دیکھا ہے۔ آپ کی جماعت کے

مبلغین میں بحث کا رنگ

زیادہ پایا جاتا ہے۔ ان میں وہ روحانیت نظر نہیں آتی۔ جو حضرت مرزا صاحب کی کتابوں میں پائی جاتی ہے۔ مجھے بھی ایک حد تک اس کا اقرار کرنا پڑا۔ کیونکہ یہ ایسا نقص ہے۔ جو ہمیں بھی محسوس ہوتا ہے۔ اور اس کی اصلاح کی ضرورت ہے

ہمارے نوجوانوں کو

معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان کا کام بحث کرنا نہیں۔ بلکہ لوگوں کے دلوں کی اصلاح کرنا ہے۔ اگر دلوں کی اصلاح نہ ہو۔ اور تمام کے تمام مولویوں کو شکست دے دیں۔ تو ہمارا نام خدا تعالےٰ کے حضور

شکست کھانے والوں میں

لکھا جائے گا۔ نہ کہ فتح پانے والوں میں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ ہمارے نوجوانوں کو اس بات کے سمجھنے کی توفیق دے۔ اس کے بعد

خموشی سے دعا

کرتا ہوں۔ تاکہ سارے لوگ اس میں شامل ہو جائیں۔

کشمیر کے موجودہ حالات پر تبصرہ

سر سیموئل ہور وزیر ہند کا جو بیان حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ اس کی روشنی میں پتہ چلتا ہے۔ کہ حکومت کشمیر بہت جلد اصلاحات نافذ کرنے کی فکر میں ہے۔ اور گلینسی کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد کرانے کی آرزومند ہے۔ نیز حکام ریاست نے مسلمانوں میں بحالی امن کے لئے مجبوراً شیخ محمد عبد اللہ کو گرفتار کیا ہے۔
لیکن مصیبت یہ ہے۔ کہ واقعات ان امور کی تردید کر رہے ہیں۔ ابھی تک حکام ریاست کے افعال سے یہ ظاہر نہیں ہوا۔ کہ ریاست میں اصلاحات نافذ کی جائینگی۔ دونوں ملاؤں کے درمیان جو تنازعہ تھا۔ وہ ابھی تک اسی صورت میں ہے۔ شیخ محمد عبد اللہ کی گرفتاری نے جیسا کہ صدر مسلم ینگ مین ایسوسی ایشن سری نگر کے بیان سے ظاہر ہے۔ صورت حالات میں کسی قسم کی تبدیلی پیدا نہیں کی۔
میں اپنے ارادہ کے مطابق اس سال کشمیر نہیں جا سکا۔ لیکن میں نے نہایت دلچسپی سے "سول اینڈ ملٹری گزٹ" "ایسٹرن ٹائمز" اور دوسرے اخبارات میں شائع شدہ کشمیر کے حالات پڑھے ہیں۔ "لائٹ" کی ۲۴ جون کی اشاعت میں نامہ نگار سری نگر نے کشمیر کے تمام حالات کو نہایت وضاحت کے ساتھ تاریخ وار بیان کیا ہے۔
نامہ نگار مذکور کا بیان پبلک اور حکام دونوں کی توجہ کا مستحق ہے علاوہ ازیں "انقلاب" کی اشاعت ۱۵ ماہ حال میں کشمیر کی موجودہ حالت کے متعلق ایک بصیرت افروز بیان شائع ہوا ہے۔ یہ بیان لاہور کے ایک مقتدر مسلمان مقیم سری نگر نے دیا۔ ان جرائد میں شائع شدہ حالات کی روشنی میں میری یہ رائے ہے۔ کہ اگر کسی شخص نے امن عامہ میں رخنہ اندازی کی ہے۔ تو وہ میر واعظ محمد یوسف ہیں۔ نہ کہ شیخ محمد عبد اللہ

فساد کی ابتداء

کشمیر میں واعظین کی دو جماعتیں ہیں۔ جن کے امیر وعظ وغیرہ کر کے اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ان دونوں جماعتوں میں ہمیشہ سے عداوت چلی آتی تھی۔ ان جماعتوں کے درمیان جتنی زیادہ رقابت ہوتی۔ اتنی ہی ان کی آمدنی بڑھتی تھی۔ اس لئے مخالف جماعتوں کے ارکان کی ہمیشہ یہی کوشش رہی۔ کہ دونوں جماعتوں کے درمیان اختلاف کی خلیج وسیع ہو۔ یہ دونوں جماعتیں زیادہ تر جاہل لوگوں پر مشتمل ہیں۔ سالہا سال کے فسادات کا نتیجہ خون ریزی لوٹ مار اور آتشزدگی کی صورت میں رونما ہوتا رہا۔ شیخ محمد عبد اللہ کا اگر کوئی قصور ہے۔ تو یہ ہے۔ کہ انہوں نے ان سادہ لوح جاہلوں کو ان کی حماقتوں اور غلطیوں کے نتائج سے آگاہ کیا۔ ہمیشہ ان

کو ہم آہنگی، اتحاد و بردباری کا سبق دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دونوں ملاؤں کے پیروؤں کی تعداد روز بروز گھٹتی گئی۔ اور اس طرح ان کی آمدنی پر بہت برا اثر ہوا۔ میر واعظ ہمدانی نے اس کے متعلق کوئی زیادہ پروانہ کی۔ کیونکہ اس کو اس کے علاوہ آمدنی اور بھی بہت سے ذرائع حاصل تھے۔ لیکن میر واعظ محمد یوسف کے سینے پر سانپ لوٹنے لگے۔ اور وہ شیخ عبداللہ کا سخت مخالف ہوگیا۔ اور لوگوں میں شیخ عبداللہ کی سیاسی اصلاحات کے خلاف نفرت پھیلا کر اور اس کے مذہبی خیالات کے حالات سنا کر بدظن کرنا شروع کر دیا۔

شیخ محمد عبداللہ کا رویہ

شیخ محمد عبداللہ کا رویہ آغاز ہی سے مصالحانہ اور غیر متشددانہ رہا۔ لیکن فسادات کے بعد دو نو مواقع پر شیخ عبداللہ نے دونوں جماعتوں کو پُرامن رکھا۔ لیکن ان کی عدم موجودگی میں جب وہ پنجاب اور جموں میں رہے تو حالات نے بری صورت اختیار کر لی۔ اب تیسری مرتبہ کشمیری پنڈت بھی اس کی پشت پر جمع ہو گئے۔ تو ان کے تمام محلوں میں بے آئینی اور فساد کی آگ بھڑک اٹھی۔ راستہ میں گذرنے والے بے گناہ غریبوں کو عبداللہ کی پارٹی سمجھ کر بے رحمی سے مجروح کیا جاتا اور لوٹا جاتا۔ لیکن حکومت ان برے حالات پر قابو پانے کے لئے انسدادی تدابیر عمل میں نہ لائی۔ شیخ عبداللہ نے حکومت کو اس امر کا الٹی میٹم دیا تھا۔ کہ میں ایک ہفتہ کے اندر اندر ریاست میں قانون اور امن کو بحال کر دونگا۔ یا صورت حالات پر اس طرح قابو حاصل کر لونگا کہ عام حالات درست ہو جائیں گے اور ملک میں بے چینی پیدا نہیں کی جائے گی۔ جیسا کہ دوسری جماعتیں غلط پروپیگنڈا کر رہی ہیں۔

اس نے مجلس صلح (مصالحتی بورڈ) کے قیام کی بنیاد رکھی جس میں تمام فرقوں کے نمائندوں کو شمولیت کی دعوت دی۔ اس نے ان کو صورت حالات کی نزاکت سے آگاہ کیا اور ایک باہمی صلح کے لئے سخت جدوجہد کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بوڑھے اور تجربہ کار کشمیری پنڈتوں نے اپنے ہم قوموں کو مسلمانوں کے مذہبی تنازعات میں مداخلت کرنے سے منع کیا۔ انہوں نے عوام میں یہ بیان کرنا شروع کیا کہ شیخ عبداللہ کو سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صدر کشمیری پولیٹیکل کانفرنس نے کھلے الفاظ میں شیخ عبداللہ کی دیانت۔ راست بازی اور خلوص کا اعتراف کیا۔ اور مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ اس کے جاری کئے ہوئے اصلاحات کے تعمیری کام میں روکاوٹ ڈالنے کی کوشش سے اجتناب کریں۔

مجلس صلح کی اپیل

مجلس صلح نے شیخ عبداللہ اور میر واعظ محمد یوسف دونوں سے اپیل کی کہ وہ کمیٹی کے فیصلے تک ایک دوسرے کے خلاف کسی قسم کی تقریریں نہ کریں۔ شیخ عبداللہ نے کمیٹی کے احکام کی تعمیل کی۔ لیکن میر واعظ نے اس کے مصالحانہ رویہ سے ناجائز فایدہ اٹھا کر احکام کی خلاف ورزی کی۔ اور اپنے محلہ سے باہر اپنی سرگرمیوں کو بڑھانا شروع کیا۔ اس کی ان ناپاک سرگرمیوں کا لازمی نتیجہ یہ نکلا۔ کہ کئی اشخاص زخمی ہوئے۔ اور عبداللہ کا ایک بوڑھا اور بے گناہ معتقد قادر وائیں مارا گیا۔ اگرچہ حکومت سے شرارتی گروہ کی گرفتاری اور حالات پر قابو پانے کے لئے عرض بھی کی گئی لیکن حکومت کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ اور اس نے اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہ کی۔ ایک زبردست ماتمی جلوس جس میں ایک لاکھ سے زائد اشخاص شامل تھے نکالا گیا۔ جو خانقاہ پر جا کر ختم ہوا۔ یہاں شیخ عبداللہ نے ایک مؤثر تقریر کی۔ جس نے پُرامن لوگوں کے مجروح احساسات کے لئے مرہم کا کام دیا۔ اور ان کے مشتعل جذبات کو فرو کیا۔

حکام کشمیر کی کارروائی

اگر حکام ریاست حقیقتاً شہر میں امن کی بحالی چاہتے۔ تو انہیں میر واعظ محمد یوسف کو اس وقت تک رہا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ جب تک تمام ملک میں پرامن اور سکون کا تسلط نہ ہو جاتا۔ اس کو دوسرے فساد کے بعد گرفتار کیا گیا تھا۔ لیکن دو یا تین دن کے بعد ہی بغیر کسی ضمانت کے رہا کیا گیا تھا۔ اور اس کو کھلے طور پر یہ کہنے کی جرأت ہو گئی۔ کہ وہ غیر مشروط طور پر بری کر دیا گیا ہے۔ اور اس نے کسی قسم کی ضمانت داخل نہیں کی۔ اس کے اس قسم کے بیان پر حکام ریاست کا یہ فرض تھا۔ کہ اس کو اسی وقت دوبارہ گرفتار کر لیتے اور باقاعدہ ضمانت کے بغیر کبھی رہا نہ کیا جاتا۔ لیکن ذمہ دار ریاستی حکام نے شیخ عبداللہ کو گرفتار کیا اور محمد یوسف کو شرارت کی آگ بھڑکانے کے لئے کھلا چھوڑ دیا۔ حکام ریاست کا حالات پر قابو پانے کا یہ طریقہ نہایت ہی افسوسناک اور ناقابل عفو ہے۔

تقریباً ایک ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ کشمیر کانفرنس کا ایک وفد جو جموں اور کشمیر دونوں صوبوں کے نمائندوں پر مشتمل تھا۔ انسپکٹر جنرل پولیس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نمائندوں نے مسلمانوں کی تمام جماعتوں کے درمیان امن کے قیام کی ذمہ داری لی۔ اور وعدہ کیا کہ وہ کبھی ریاستی حکام کو امن عامہ کے متعلق شکایت کا موقع نہ دیں گے۔ انسپکٹر جنرل نے ان کو یقین دلایا۔ کہ جس وقت آپ ایک گشتی مراسلہ اپنے دستخطوں سے لوگوں میں تقسیم کریں گے۔ اسی وقت شیخ عبداللہ کو رہا کیا جائے گا۔ انہوں نے بغیر کسی تاخیر کے سرکلر جاری کر دیا۔ لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ آخر ریاست کے حکام نے ۲۸ رجون سے چھ ہفتہ کے بعد شیخ عبداللہ کی مشروط رہائی کا وعدہ کیا۔ رہائی کی تاریخ کو ملتوی کرنے سے بجز اس کے اور کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ کہ لوگوں میں حکومت کے متعلق بدگمانی پیدا ہو جائے گی۔ اور ملک میں بے چینی اور بے صبری کے آثار نمودار ہو جائیں گے۔ تحریک ہجرت اور "وار کونسلوں" کی ترتیب بھی انہیں بدعہدیوں کے لازمی نتائج ہیں۔

مہاراجہ صاحب کا فرض

ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہز ہائی نس مہاراجہ کشمیر بیحد روشن خیال حکمران ہیں اور وہ ہر طرح اپنی رعایا کو مدد دینے پر آمادہ ہیں۔ اب اگر مہاراجہ بہادر اصلاحات کے خیر مقدم کے لئے تیار ہیں۔ تو ان کے حکام تمام حالات کو کیوں اس طرح خراب کر رہے ہیں کیا مسلم جماعتوں کی باہم نااتفاقی سے یہ ناجائز فائدہ اٹھایا جائے گا اور کشمیر کو اصلاحات سے بالکل محروم رکھا جائیگا۔ میر واعظوں کی دونوں جماعتوں کے درمیان نااتفاقی ایک مدت مدید کا قضیہ ہے۔ اگر حکام ہیں سے چند اشخاص ایک جماعت کی حوصلہ افزائی نہ کرتے تو یہ شورش آج سے بہت عرصہ پہلے مٹ گئی ہوتی ہز ہائی نس کو اپنی غریب رعایا پر رحم کی نظر کرنی چاہیئے اور شیخ عبداللہ کو رہا کر کے صورت حالات کو بہتر بنانا چاہیئے۔ علاوہ ازیں شیخ عبداللہ کی رہائی کی تاریخ کو زیادہ ملتوی کرنے سے بہت برا نتیجہ نکلیگا کیونکہ یہی موسم ہے جب غریب تجار اور دستکار تمام سال کے گذارے کے لئے روزی کماتے ہیں۔ اب جب کہ ان کا واحد رہنما جیل میں ہے۔ اور تقریباً مارشل لار کی سی حکومت کی جارہی ہے۔ تو لوگوں کی بہتری اور ترقی کے لئے کیا امید ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہز ہائی نس کی خدمت میں اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وہ شیخ عبداللہ کو رہا کر کے ملک میں امن و امان کی بحالی کی کوشش کریں۔

وزیر ہند اور حکومت ہند

جو حالات اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ ان پر قابو پانا بہت مشکل ہے۔ اس لئے حکومت ہند اور وزیر ہند کا فرض ہے کہ وہ حکام ریاست سے شیخ عبداللہ کی غیر منصفانہ گرفتاری کے خلاف الزام کا ثبوت طلب کریں اس کے علاوہ حکام کی متشددانہ کارروائیوں مثلاً بھوک ہڑتالیوں اور شیخ عبداللہ کی رہائی کا مطالبہ کرنے والی پُرامن عورتوں پر لاٹھی چارج کے متعلق تحقیقات کریں۔ حکام ریاست کے استبداد کے پیش نظر حکومت عالیہ کا فرض ہے کہ وہ کشمیر کے ان تمام حالات کا جائزہ لینے کے لئے ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن مقرر کرے۔

کشمیری مسلمان

میری عاجزانہ رائے یہ ہے۔ کہ کشمیری مسلمان موجودہ وقت میں ترک وطن کے خیال کو ترک کردیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ اپنی بے شمار مصائب میں اپنے ہاتھوں اور اضافہ کریں گے۔ بلکہ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اصلاحات کے نفاذ کے وعدہ کے ایفا اور شیخ عبداللہ کی رہائی کے لئے اپنی پر امن سرگرمیاں جاری رکھیں۔ برطانوی ہند کے مسلمان اپنے کشمیری مسلم بھائیوں کو ہر وقت مالی اور اخلاقی امداد دینے کے لئے تیار ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ جور و استبداد کے تنجے سے رہائی کے لئے دعا کریں۔ کیونکہ خدا کے نزدیک کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ صرف اس کی مقدس ذات ہے۔ جو حکام ریاست مہاراجہ بہادر و ہز ایکسی لنسی وائسرائے اور وزیر ہند کے دلوں کو کشمیری مسلمان بھائیوں کے ان مصائب کی تخفیف پر آمادہ کرسکتی ہے جو وہ غریب سالہا سال سے تحمل اور بردباری کے ساتھ برداشت کرتے چلے آئے ہیں۔ (خاکسار مرزا یعقوب بیگ ایم۔ ایل۔ ایس)

(بقیہ کالم سوم)

خانقاہ شاہ مسکین میں جلسہ

سید ولایت شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۳-۴ جولائی یہاں جلسہ ہوا۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے وعظ کیا۔ اور مولوی عبدالغفور صاحب نے صداقت مسیح موعودؑ پر تقریر کی۔ اور اعتراضات کے جواب دیئے۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے وفات مسیح پر تقریر کی۔ اور سوالات کے جواب دیئے۔ اگلے روز مجید احمد صاحب لاہوری نے تقریر کی۔ جلسہ کا اثر اللہ کے فضل سے اچھا ہوا۔ اور ایک نوجوان نے بیعت کی

کلر کہار میں تقریر

سلطان بخش صاحب کلر کہار سے لکھتے ہیں۔ کہ گیانی واحد حسین صاحب نے گورو نانک کے مذہب پر یہاں دلچسپ تقریر کی۔ یہاں سے آپ بھچال گئے۔ اور مخالفت کے باوجود مسجد میں صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لیکچر دیا۔ اور ایک غیر احمدی کے ساتھ دو روز تک تبادلہ خیالات کیا

پورینہ میں تبلیغ

محمد اسحاق علی خان صاحب پورینہ (بہار) سے لکھتے ہیں میں انفرادی تبلیغ میں مصروف رہتا ہوں۔ ایک پرائیویٹ مجلس میں ختم نبوت پر کامیاب مناظرہ کیا۔ مخالف دم بخود ہوگیا۔ ۱۰ر جولائی کو ایک مجلس میلاد میں مجھے تقریر کی دعوت دی گئی۔ مجمع معززین اور تعلیم یافتہ اصحاب پر مشتمل تھا۔ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائف پر تقریر کی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ چودہری شمشاد علی خان صاحب مرحوم کا یہاں کے لوگوں پر بہت اثر ہے۔

مختلف مقامات پر تبلیغ احمدیت

گوجرانوالہ میں تقریریں

ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ یہاں احمدی مبلغین کے لیکچر ہوئے۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی مولوی دل محمد صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب نے ختم نبوت خلافت راشدہ۔ صداقت مسیح موعودؑ۔ اسلام اور ویدک دہرم۔ گورونانک کا اسلام اور انجیلی مسیح وغیرہ مضامین پر دلچسپ لیکچر دیئے۔ پہلے روز بعض غیر احمدیوں نے شرارت کرنی چاہی۔ مگر ناکام رہے۔ باقی دو یوم کی تقریریں بہت امن سے سنی گئیں۔ صداقت مسیح موعود والی تقریروں پر اعتراضات کے جواب بھی دیئے گئے

چکوال میں لیکچر

سکرٹری تبلیغ چکوال لکھتے ہیں کہ ۲۹ر جون گیانی واحد حسین یہاں آئے۔ سنگھ سبھا کو گورو نانک کے مذہب کے متعلق تبادلہ خیالات کی دعوت دی گئی۔ مگر وہ نہ آئے۔ گیانی صاحب نے مسجد احمدیہ میں تقریر کی۔ جو بہت دلچسپی سے سنی گئی۔ اگلے روز ختم نبوت پر تقریر ہوئی۔

سیلون میں تبلیغ

مولوی عبداللہ صاحب مبلغ سیلون لکھتے ہیں۔ کہ جون کے ماہ میں میں نے چار تقریریں کیں۔ چھ مضامین لکھے جن میں سے ایک ڈاکٹر خالد شیلڈرک کو ایڈریس تھا۔ تامل زبان میں مختلف ٹریکٹ سینکڑوں کی تعداد میں مختلف شہروں میں تقسیم کئے۔ جیل خانہ میں ہر اتوار کو قیدیوں میں وعظ کرتا رہا ہوں۔ ایک پادری سے الوہیت مسیح پر کامیاب مباحثہ کیا جماعت کی تربیت کا کام اس سے علاوہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس ماہ میں دو کس داخل سلسلہ ہوئے

دہلی میں تبلیغ

عبدالواحد صاحب سکرٹری انصار اللہ دہلی لکھتے ہیں کہ ماسٹر محمد حسین صاحب نے پادری احمد مسیح سے ختم نبوت پر ایک کامیاب مناظرہ کیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ماہ جون میں تین کس داخل سلسلہ ہوئے

فریدکوٹ میں لیکچر

محمد حسین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۴ر جولائی یہاں مولوی فضل الرحمن صاحب سامانوی کا لیکچر ہوا۔ مخالفین نے جلسہ کو روکنے کی بہت کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔ مولوی صاحب نے اخلاقی مسائل پر صراحت کے ساتھ روشنی ڈالی ؛

لدھانہ میں مناظرہ

۱۸ر جولائی ۱۹۳۳ء محلہ ویکفیلڈ گنج میں ایک زبردست مناظرہ مابین شیخ مبارک احمد صاحب اور بابو برکت اللہ صاحب حبیب بکنگ کلرک ریلوے سٹیشن لدھیانہ ختم نبوت و صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر رات کے ڈیڑھ بجے تک ہوا۔ غیر احمدیوں نے بڑی کوشش کے بعد بابو صاحب مذکور کو میدان میں نکالا۔ اگرچہ انکی طرف سے ایک مولوی صاحب بھی تھے۔ لیکن غیر احمدی پبلک نے کثرت رائے سے بابو برکت اللہ صاحب کو پیش کیا۔ "عشرہ کاملہ" جو اعتراضات کی کتاب ہے۔ اس کو ہاتھ میں لے کر بابو صاحب میدان میں نکلے لیکن تھوڑی دیر کی گفتگو کے بعد ان کو وہ کتاب بند کرنی پڑی۔ اور مولوی مبارک احمد صاحب نے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے مدلل گفتگو کی۔ شہر کے مشہور مولوی نعیم صاحب کی خدمت میں غیر احمدیوں نے کئی بار عرض کیا۔ کہ آپ احمدی مناظر کے مقابلہ میں آئیں۔ لیکن مولوی صاحب نے نامعقول عذرات سے ان کو ٹالدیا۔ اسی طرح مولوی حبیب الرحمٰن سے بھی کہا گیا۔ مگر انہوں نے بھی نہ مانا۔ نہ ہی وہ مولوی عبدالعزیز جس کے اشتہار کا جواب "نعرۂ حق" ہماری طرف سے شائع ہوچکا ہے۔ آمادہ ہوا (سید محمد عبدالرحیم)

گوجرانوالہ میں تبلیغی جلسہ

۲۴ر جولائی ۱۹۳۳ء کو دارالسلام گوجرانوالہ میں تبلیغی جلسہ زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل نے نہایت شرح وبسط کے ساتھ قریب ۱½ گھنٹہ تک صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر فرمائی۔ اور مختلف معیار صداقت قرآن کریم سے پیش کرکے ضمنی طور پر پیشگوئیوں پر اعتراضات کے جواب بھی دیئے۔ اختتام تقریر پر مولوی حیات محمد صاحب سے مناظرہ بھی ہوا۔ جلسہ گاہ سامعین سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ رات کے بارہ بجے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ تمام تقریریں نہایت امن وسکون سے سنی گئیں۔ اختتام جلسہ پر بعض شرارت پسند لوگوں نے چند ایک اینٹیں بھی پھینکیں۔ جو انہی کے لوگوں پر پڑیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب ہوا۔ (مرزا محمد شریف بیگ نائب مہتمم تبلیغ گوجرانوالہ)

جلسہ سالانہ انجمن احمدیہ ضلع محبوب نگر (علاقہ نظام)

۱۲ر ربیع الاول بصدارت سید بشارت احمد صاحب وکیل ہائی کورٹ حیدرآباد جلسہ کیا گیا۔ جس میں حسب ذیل علماء کی تقریریں ہوئی مولانا عبدالرحیم صاحب نیر۔ مولوی کریم خان صاحب مولوی سید بشارت احمد صاحب مولوی عبدالقادر صاحب مولوی میر اسحاق علی صاحب مولوی فاضل وکیل ہائی کورٹ ؛ ایک تعلیم یافتہ عیسائی مسٹر ڈانیل جو گزشتہ سال سے حکیم مولوی محمد صدیق صاحب احمدی کے زیر تبلیغ تھے جلسہ میں اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ اور مولانا نیر صاحب کے ہاتھ پر بطیب خاطر مشرف باسلام ہوئے (خاکسار محمد عبدالرحیم سکرٹری جماعت احمدیہ ضلع محبوب نگر (علاقہ نظام)

(باقی کالم اول)

نتیجہ امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ

مندرجہ ذیل امیدواران حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب تحفہ گولڑویہ و تذکرۃ الشہادتین کے امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ سندات بعد میں ارسال کی جائیں گی۔

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲	سید عباس علی صاحب بخاری محلہ سیداں پشاور	۴۳
۳	سید بابر علی صاحب اکبر مدرسہ احمدیہ قادیان	۳۸
۴	علی احمد صاحب کھلنانوالی جماعت ششم مدرسہ احمدیہ	۵۴
۸	شیخ فتح محمد صاحب کلرک جنرل پوسٹ آفس لاہور	۴۳
۱۰	چوہدری عبد الرحیم صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین سعدی پارک مزنگ۔ لاہور۔	۴۳
۱۴	سید محمود احمد شاہ صاحب بی۔ اے ہیلی ہوسٹل ولسن بلاک لاہور	۴۰
۱۵	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سیکنڈ ماسٹر ننکانہ ضلع شیخوپورہ	۴۳
۲۱	مرزا محمد حسین صاحب آرٹسل کلرک راولپنڈی	۴۳
۲۳	چوہدری فیض احمد صاحب پوہلا مہاراں ڈاکخانہ چندرکے جیتاں	۶۰
۲۶	محمد احسان الحق محلہ سعدی پورہ مونگھیر	۴۶
۲۷	ملک عزیز احمد صاحب بنوں	۵۸
۲۹	خان صاحب عبد المجید صاحب پریذیڈنٹ انجمن کپورتھلہ	۴۰
۳۰	مولوی فضل الرحمٰن صاحب سامانہ	۶۲
۳۵	قاضی کلیم الدین صاحب بہیرہ پورہ۔	۴۵
۳۶	اہلیہ رشیدہ بنت خلیفہ رشید الدین صاحب	۴۳
۳۸	سلطان احمد صاحب چک نمبر ۹۹ سرگودہا	۴۵
۳۴	چوہدری مختار احمد صاحب ایاز	۴۳
۴۵	راجہ عبد الحمید صاحب راولپنڈی	۳۵
۴۶	قاضی محمد رشید صاحب راولپنڈی	۵۰
۴۹	میاں محمد شریف صاحب ضلع جالندھر	۴۱
۵۰	ماسٹر رحمت علی صاحب مزنگ	۵۲
۵۱	چوہدری فضل احمد صاحب	۴۷

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

کارندے کی ضرورت

سید شجاعت حسین صاحب اوورسیر کورٹ آف وارڈس غازی پور کی خواہش ہے کہ اگر کوئی احمدی کاشتکار انکی زمین کی کاشت بھی کرے اور ان کی تعمیل بھی تو وہ اس خدمت کے متعلق مناسب صلہ دیدیا کرینگے۔ زمین ۸۰۰ بیگہ ہے۔ کاشتکار سے سید صاحب ہر ممکن رعایت بھی کرینگے۔ اگر کوئی صاحب سید صاحب کو ملنا چاہیں تو وہ اگست کے پہلے ہفتہ میں شاہجہانپور محلہ تارین تشریف لیجائیں یا مندرجہ بالا پتہ پر خط وکتابت کریں۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ

بقایا داران دارالانوار توجہ فرمائیں

دارالانوار کے جن حصہ داران کی طرف بقایا ہے۔ ان کو ہر ماہ بقائے کی ادائیگی کے لئے لکھا جاچکا ہے۔ بعض حصہ داران سے بقایا وصول بھی ہوچکا ہے۔ لیکن جن کے ذمے باقی ہے۔ انہیں ماہ جولائی میں دو دفعہ بقایا ادا کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ بھی انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ذمہ کا بقایا ادا کرکے اپنا حساب بے باق فرمائیں۔ کیونکہ روپیہ کی ازحد ضرورت ہے۔

جن احباب کی طرف سے تقسیم شدہ قطعات کی منظوری آچکی ہے۔ مگر دارالانوار کے قواعد کے رو سے ان کے ذمہ پچاس فی صدی سے زیادہ رقم واجب الادا ہے ایسے احباب سے بھی ان کی ذمہ کی زائد رقم کا مطالبہ اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ مالکان اراضی سے معاہدہ کے مطابق کل زمین کی قیمت تین سال کے اندر ادا کرکے اراضی کا قبضہ حاصل کرنا ضروری ہے۔ اگر تین سال کے اندر کل رقم ادا کرکے کمیٹی خدانخواستہ قبضہ نہ حاصل کرسکے۔ تو اسے ہرجانہ ادا کرنا پڑے گا۔ اس لئے ابھی سے ضروری ہے کہ جن احباب کے ذمہ پچاس فی صدی سے زائد رقم ہوتی ہے ان سے مطالبہ کیا جائے۔ پس جہاں خطوط کے ذریعہ ایسے احباب سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ اپنے ذمہ کے روپیہ کا ابھی سے انتظام کریں۔ وہاں اس اعلان کے ذریعہ بھی التماس کی جاتی ہے۔ کہ توجہ فرمائیں۔ احباب کرام کو یہ اختیار ہے کہ وہ ایسی رقم یکم فروری ۱۹۳۵ء تک یکمشت ادا کردیں یا ابھی سے علاوہ معمولی قسط پچیس روپیہ ماہوار کے اتنی قسط سے ادا کرنا شروع کردیں جس سے یکم فروری ۱۹۳۵ء تک پچاس فی صدی سے زائد رقم پوری ہوسکے۔ ایسے احباب جو صورت بھی اختیار فرمانا چاہیں۔ اس سے سکرٹری دارالانوار کو اطلاع دیں۔ تاکہ ہر وقت رقم کے ادا ہونے کی تسلی ہو۔

خاکسار

برکت علی خان سکرٹری دارالانوار کمیٹی۔ قادیان

ضلع سیالکوٹ کا ایک معزز قابل امداد بھائی

ضلع سیالکوٹ کے ایک مخلص احمدی معزز زمیندار بھائی قرضہ سے بہت زیر بار ہوگئے ہیں۔ ان کی ملکیت میں زمین کا ایک بڑا رقبہ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ اور چھ سات مربعہ جات علاقہ سرگودہا میں ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کچھ حصہ زمین کا فروخت کرکے قرضہ سے سبکدوش ہوجائیں۔ مربعہ جات گھوڑی پال ہیں۔ چار گھوڑیاں ڈال ہیں۔ الگ الگ گھوڑی فروخت کرنے کی گورنمنٹ سے اجازت نہیں۔ اگر کوئی دوست ان زمینوں میں سے کوئی خریدنا چاہتے ہوں تو اطلاع دیں۔ اس میں انشاء اللہ خریدنے والے احباب کو بھی فائدہ ہوگا۔ اور مقروض بھائی کو بھی قرضہ سے مخلصی حاصل ہوجائے گی۔

خریدار صرف زراعت پیشہ احباب ہوسکتے ہیں۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

ایک بورنگ کا کام کرنے والا احمدی

ایک احمدی دوست نے جو محکمہ بورنگ میں بہت دیر ملازم رہے ہیں۔ بورنگ کا کام شروع کیا ہے یعنی کنوؤں میں نالیں لگانا اور مکانوں میں پانی کے واسطے نلکے لگانا۔ کام بہت عمدہ کرکے دیا جائیگا۔ دوست مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کرکے فائدہ اٹھائیں۔

مولوی نبی بخش صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ اجبہر ڈاکخانہ دوسوہہ ضلع ہوشیارپور

ایک استاد کی ضرورت

مجھے ایک ایسے مسن احمدی کی ضرورت ہے۔ جو میرے بچوں کو قرآن کریم کا ترجمہ اور ابتدائی دینی تعلیم دے سکے۔ خوراک، پارچات اور رہائش کا خرچ میں برداشت کرونگا۔ نقد کچھ نہیں دے سکتا۔

خاکسار۔ محمد شفیع ڈیٹرزی اسسٹنٹ جبر انوالہ

ایک احمدی خانساماں

منشی غلام محمد صاحب ساکن سعد اللہ پور انگریزی اور دیسی دونوں قسم کا کھانا نہایت عمدہ تیار کرسکتے ہیں۔ کئی انگریز اور دیسی افسروں کے پاس کام کرچکے ہیں۔ کسی دوست کو ضرورت ہو تو طلب فرمالیں۔ خاکسار۔ غلام علی سکرٹری انجمن احمدیہ سعد اللہ پور

کناری روغنس

مردوں اور عورتوں کی مخصوصہ امراض کے لئے اکسیر ہے۔ ضائع شدہ طاقت کو از سر نو بحال کرتی ہے۔ صالح خون پیدا کر کے جسم میں چستی پیدا کرتی ہے ہر قسم کی اعصابی امراض کیلئے نافع ہے۔ امراض مستورات یعنی بے قاعدگی ایام ماہواری یا سیلان الرحم میں اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ نرینہ اولاد کے خواہشمندوں کے لئے تحفہ نایاب ہے۔ اس کے استعمال سے وضع حمل میں بہت آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ مائیں اپنے بچوں کی حفاظت کے لئے حالت شیر خواری میں خود استعمال کریں۔ اس سے دودھ بڑھتا ہے اور بچہ موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اس کا ایک دفعہ کا استعمال آپ کو اس کا گرویدہ بنا دے گا۔ گرمی سردی میں یکساں نافع ہے۔ کیونکہ کوئی کشتہ وغیرہ اس میں نہیں پڑتا۔ لہذا کسی طبیعت کو بھی نقصان نہیں دیتا۔ قیمت رعایتی شیشی عہ مکمل خوراک تین شیشی ساڑھے چار روپیہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

دلکشا منجن

امراض دندان میں اس سے بہتر نافع آپ کو کوئی منجن نہیں مل سکتا۔ اس سے پائیوریا جیسی موذی مرض بھی رفع ہو جاتی ہے۔ دانتوں کو مضبوط اور سفید چمکیلا کرتا ہے منہ کی بدبو اور مسوڑھوں کی گندگی کو دور کرتا ہے قیمت فی شیشی ۵ تولہ ۱۰ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

سرمہ نورانی

آنکھوں کی جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے۔ ککروں جیسی موذی مرض چند دن میں دور ہو جاتی ہے۔ اگر اس کے استعمال سے فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائیگی

قیمت فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر

دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان (پنجاب)

شمیم جہیز سٹور دہلی

اگر پردے کا لحاظ اور آنے جانے۔ اور چلنے پھرنے میں آسانی چاہتی ہو تو مندرجہ ذیل برقعے جن کی قیمتیں حسب ذیل ہیں پہنا کرو۔

برقعہ بغدادی۔ برقعہ مصری۔ برقعہ شرعی۔ ٹسری سلک ۲۲ روپے۔ ایلکا ۲۰ روپے۔ اٹیمین ۱۵ روپے زنانہ ۱۲ روپے۔ لٹھہ ۷ روپے۔ اس کے علاوہ کامدانی دوپٹے۔ زردوزی کا کام۔ شلوار و نئی موزیاں ساریاں۔ اس میں بنارسی۔ ٹسری۔ جمپرز۔ بچے کی گوٹ۔ پیک۔ فیتے۔ کرن۔ محرم۔ کٹاؤ۔ اور کنگری خوان پوش۔ پلنگ پوش۔ میز پوش۔ اور تمام جہیز کا سامان بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہے فرمائش برنگ۔ ڈیزائنز۔ جسامت اور پیمائش سے مطلع فرمایا جائے۔ باقی حالات و معاملات بذریعہ خط و کتابت کئے جا سکتے ہیں

اے ایم شمیم مالکہ شمیم جہیز سٹور۔ تراہا بہرام خاں کوچہ تاراچند دہلی

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا بالکل آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول صرف عہ

مینجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

میں اشتہاری حکیم نہیں میرا مقصود ہمدردی خلائق ہے۔ میں عرصہ ۲۲ سال سے مسلول و مدقوق بیماروں کا معالج ہوں۔ اس وقت مسمی محمد خاں موضع نورنگ تحصیل کھاریاں بیمار سل خدا کے فضل سے صحتیاب ہو کر چل پھر رہا ہے۔ جسے ڈاکٹروں نے چند روز کا مہمان قرار دیدیا تھا۔ یہ ہے صداقت حدیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زندہ ثبوت جو صاحب چاہیں مجھ سے فائدہ اٹھائیں۔ بذریعہ خط و کتابت۔ خاکسار:۔ **حکیم محمد قاسم قریشی احمدی از لالہ موسیٰ (گجرات)**

زراعتی آلات و دیگر مشینری

آہنی رہٹ۔ آہنی خراس (بیل چکی) انیشکر کے بیلنہ جات۔ انگریزی ہل۔ چارہ کترنے (چاف کٹرز) بادام روغن نکالنے۔ قیمہ بنانے۔ چونہ پیسنے۔ چاولوں اور سیویوں کی مشینیں دستی پمپ زراعتی و دیگر مشینری اعلیٰ اور بارعایت خریدنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست **مفت** طلب فرمائیے۔ ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔ اصلی و اعلیٰ مال منگا کر بیکا قدیمی پتہ

ایم اے۔ رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ پنجاب

بعض پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی۔ کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دار العلوم میں نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان جو اس وقت رعایتی شرح سے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں۔ یعنی بڑی سڑک پر بجائے عمہ کے عہ فی مرلہ۔ اور اندرون محلہ بجائے عہ کے عہ فی مرلہ۔ محلہ دار الفضل میں ریلوے روڈ پر منڈی کے قریب۔ مسجد کے قریب۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب جن میں سے بعض قطعات کے چاروں طرف رستے ہیں۔ اور آبادی کے وسط میں واقع ہیں تفصیلات اور ان کی قیمتیں بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر:۔ **محمد احمد مولوی فاضل (پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان**

رشتہ کی ضرورت

میرے بھائی صاحب جو کہ مستقل ملازم ۔/۶۸ روپیہ ماہوار تنخواہ۔ علاوہ ازیں جدی جائداد بھی رکھتے ہیں۔ چند ایک ضروری امور کی بناء پر دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی شریف سلیقہ شعار امور خانہ داری سے واقف ہو۔

محمد انور احمدی میڈیکل آفیسر انچارج ڈسپنسری بہل تحصیل بھکر میانوالی

الفضل میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گاندھی جی یکم اگست کی شب احمد آباد میں سیٹھ رنچھوڑ داس کے بنگلہ پر سوئے ہوئے تھے۔ کہ ایک بجکر چالیس منٹ پر انہیں مسز گاندھی اور مہادیو ڈیسائی کے ساتھ سپیشل ایمرجنسی پاور ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر کے سابرمتی جیل میں پہنچا دیا گیا۔ آپ کے دیگر ہمراہی بھی گرفتار ہو چکے ہیں۔ حکومت بمبئی نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ گاندھی جی چونکہ کانگرس کی قرار داد کے مطابق سول نافرمانی کے لئے جوش دلانے کی غرض سے دورہ کرنے والے تھے۔ اس لئے ان کو گرفتار کرنا ضروری ہو گیا۔ بعد کی خبر ہے کہ آپ کو پونہ روانہ کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی افواہ ہے کہ آپ کی نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کر کے رہا کر دیا جائے گا۔

مسٹر اینے قائم مقام صدر کانگرس نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ کہ کانگرس کمیٹی کو میرے موقوف کرنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ ادارہ مذکور کے صرف دفتر کو بند کر دیا گیا ہے جو خفیہ طور پر کام کرتا تھا۔ مجھے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو معزول کرنے کا کوئی حق نہیں۔

حکومت کشمیر نے ایک اعلان کیا ہے۔ کہ گلینسی کمیشن کی سفارشات پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ اس وقت تک آزادی تقریر و اجتماعات پر پابندیوں کو دور کر دیا گیا ہے۔ اور قانون برطانوی ہند کے متوازی بنایا جا چکا ہے۔ فرنچائز کمیٹی برابر مصروف کار ہے۔ اور اس کی رپورٹ موصول ہونے پر اسمبلی قائم کر دی جائے گی۔ مقامات مقدسہ اقوام متعلقہ کو دیدیئے گئے ہیں۔ اور متنازعہ فیہ مقامات کے لئے مصالحتی بورڈ قائم کیا جا چکا ہے۔ کمیشن نے ملازمتوں کے لئے کوئی خاص تناسب قائم نہیں کیا تھا۔ تاہم جو اسامیاں خالی ہوتی ہیں۔ ان کے لئے قابل مسلمانوں کو ترجیح دی جاتی ہے پولیس میں مسلمان عنصر بڑھا دیا گیا ہے۔ مالکانہ کی رسم منسوخ کر دی گئی ہے اور اسی طرح بعض اور سفارشات پر عمل ہو چکا ہے۔ یا عمل کرنے کے لئے انتظام کئے جا رہے ہیں۔

سی پی کونسل کا جو اجلاس ۳۱ جولائی کو منعقد ہوا۔ اس میں وزراء کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ چونکہ ایجنڈے میں ہمارے خلاف عدم اعتماد کی دس تحریکیں تھیں۔ اس لئے ہم نے گورنر کو استعفے بھیجدیئے ہیں۔

پیکین سے ۳۱ جولائی کی خبر ہے کہ شدید طغیانی کی وجہ سے چار ہزار سے زائد اشخاص اس وقت تک ہلاک ہو چکے ہیں۔

الور کے وزیر اعظم کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ اہیروں اور میواتیوں کے درمیان از سر نو ہنگامہ آرائی کی جو خبر حال میں بعض اخبارات نے شائع کی ہے۔ وہ غلط ہے۔

ایڈیٹر تیج دہلی ۳۱ جولائی کو سرخ اشتہارات کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا۔

لیڈی اینڈرسول نے جنہیں مسلمانوں کی مفروضہ ہمدردی کے جرم میں ریاست کشمیر سے جلا وطن کیا گیا ہے ۳۱ جولائی کو سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نمائندہ کو ایک بیان دیا۔ جس میں کہا۔ کہ یہ بالکل غلط ہے کہ میں نے کسی مسلم اجتماع میں تقریر کی یا کوئی جلوس نکلوایا۔ ہاں فساد کے دوران میں میں نے مصیبت زدگان میں کھانا تقسیم کیا۔ جو کئی روز سے بھوکے تھے۔ اسی طرح کئی دوسرے یورپینوں نے بھی کیا۔ مجھے کوئی دستاویز نہیں دی گئی۔ اور میں حکام ریاست سے خط و کتابت کر رہی ہوں۔ کہ مجھ پر جو الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ ان سے مجھے آگاہ کیا جائے۔

چڑیا گھر لاہور میں ۲۷ جولائی کو ایک شخص شیر دل کے جنگلہ پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ اسے دیکھ کر ملازمین نے فوراً غل مچا دیا۔ اور اس طرح اس کی جان بچائی گئی۔ جبکہ شیرنی اس پر حملہ کرنے کو ہی تھی۔ معلوم ہوا۔ کہ یہ شخص پاگل تھا جسے پاگل خانہ میں پہنچا دیا گیا۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار نے ۳۰ جولائی کو شملہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ پنجاب فارمولا بالکل ختم ہو چکا ہے۔ لیکن اب اس امر کا امکان ہے کہ سکھ مسلمانوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم کرنے کی کوشش شروع کریں گے۔ تصفیہ کا اصل یہ ہوگا۔ کہ جن اضلاع میں سکھوں کی اقلیت ہے وہاں ان کو زائد نیابت دی جائیگی۔ اور جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ وہاں ان کو۔

انڈین نیشنل کانگرس لیگ لندن کا ایک اجلاس ۳۱ جولائی کو منعقد ہوا۔ مسٹر فینر براکوے ممبر پارلیمنٹ صدر تھے۔ ہندوستان میں سیاسی قیدیوں کی رہائی اور انگریزی افواج کی واپسی کی قرار دادیں منظور ہوئیں۔

حکومت بمبئی نے گاندھی جی کو گرفتار کرنے کی کارروائی پر حکومت ہند اور وزیر ہند نے صاد کر دیا ہے۔

ریلوے بورڈ کمیٹی کے متعلق لندن سے ۳۱ جولائی کی خبر ہے کہ اس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ جس میں سفارش کی گئی ہے۔ کہ ایڈمنسٹریشن کا کام سات ممبروں کے سپرد کیا جائے۔ اور اس کی پالیسی پر فیڈرل گورنمنٹ اور لیجسلیچر کا کنٹرول ہوگا۔

حکومت جاپان نے فیصلہ کیا ہے کہ دو ہزار کنبوں کو مانچوکو میں آباد کیا جائے۔ سفر کے تمام اخراجات حکومت کی طرف سے ادا کئے جائینگے۔ اور وہاں پر رہائش اختیار کرنے کے لئے بھی مناسب مراعات دی جائیں گی۔

ریاست منگلور (کاٹھیاواڑ) کے ہندو راجہ نے بقول ملاپ ۳ اگست حدود ریاست میں مسلمانوں کو ذبح بقر کی عام اجازت دیدی ہے۔ اسی طرح ہندوؤں کو اجازت ہے کہ وہ مسجدوں کے سامنے باجہ بجائیں۔ نہایت منصفانہ فیصلہ ہے

علاقہ باجوڑ میں یکم اگست کی صبح سے بم باری شروع ہو گئی ہے۔ نقصانات کی تفاصیل تا حال موصول نہیں ہوئیں۔ پشاور بریگیڈ بغیر کسی نقصان کے کالا نائی کے مقام پر پہنچ گیا ہے۔ نوشہرہ بریگیڈ بھی اس کے پیچھے جا رہا ہے۔ قبائل دیہات خالی کرتے جا رہے ہیں۔ حکومت کے مطلوبہ اشخاص کا سراغ مل گیا ہے۔ وہ کوٹ کائی کے قریب موضع ہاشم میں مقیم ہیں۔

شملہ سے ۲ اگست کو فری پریس کا نمائندہ لکھتا ہے کہ آج گاندھی جی کو رہا کر دیا جائیگا۔ اور پونا میونسپل حدود سے باہر جانے کی ممانعت کر دی جائے گی۔ خلاف ورزی پر باقاعدہ مقدمہ چلا کر سزا دی جائے گی۔ اور پھر جیل سے ہر گز چھوڑ [illegible] تحریک جاری رکھنے کی اجازت بھی نہیں دی جائیگی۔

کلکتہ کے ایک کالج کے طالب علم ایک لڑکی [illegible] ہوسٹل سے پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ اس کے قبضہ سے [illegible] بھرے ہوئے پستول اور دو ریوالور برآمد ہوئے ہیں۔

لندن سے ۲ اگست کی خبر ہے کہ گاندھی جی [illegible] پر سب پارٹیاں متفق ہیں۔ گورنمنٹ کو کامل یقین [illegible] سول نافرمانی کی تحریک بالکل مر چکی ہے۔ اور اس [illegible] کرنے کی کوششیں ناکام رہیں گی۔

لنڈن سے ۲ اگست کی خبر ہے کہ کل سوئٹزرلینڈ میں سے کاکفاسٹر تک زمین دوز ریلوے کا افتتاح کر دیا گیا۔ یہ ریلوے ۵۰ میل لمبی ہے اور دنیا میں سب سے بڑی زمین دوز ریلوے ہے۔ اس پر کل ۵۰ لاکھ پونڈ خرچ آیا ہے گاڑیوں کی رفتار ۳۶ میل فی گھنٹہ ہے۔

رائے بہادر بنارسی داس اور بریم کور کے درمیان جو مقدمات چل رہے ہیں۔ ان میں مسٹر جگت رام پوری بیرسٹر